جلد ۳۴ | ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۵ ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت، خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو شدید ضعف کی تکلیف ہے۔ اور بازو میں جہاں چوٹ لگی تھی سخت درد ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

کل مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنے لڑکے قاضی خلیل احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ آج بعد نماز عصر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے بابو نیر وزالدین صاحب مرحوم کی لڑکی صداقت اختر صاحبہ کا رخصتانہ کیا۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی خانصاحب اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے اور دعا کی۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کے ہاں توام بچے پیدا ہوئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حفیظ الرحمٰن اور مجیب الرحمٰن نام رکھے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء کے اختتام پر

نبی کی جماعت کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تلوار دل کے نیچے سے گزریں

یہ وقت قریب سے قریب تر آرہا ہے

قادیان ۲۲ اپریل۔ کل دوپہر کو تین دن رات کی بے حد مصروفیت اور محنت شاقہ کے بعد جب مجلس مشاورت اختتام کو پہنچی۔ سالانہ بجٹ پر غور و خوض کرنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسکی آخری منظوری حاصل ہونے کے بعد انتظامی امور کے متعلق بعض قواعد و ضوابط نمائندگان جماعت احمدیہ کی آراء سننے پر حضور منظور فرما چکے۔ تو باوجود شدید درد سر اور ضعف کی تکلیف کے حضور نے دوائی استعمال فرما کر نہایت ہی دردناک اور روح افزا تقریر فرمائی۔ اور حالات حاضرہ کے متعلق نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اسکے بعد جب حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور تمام مجمع دعا میں مصروف ہوا تو نہایت خشوع و خضوع سے دیر تک دعا کی گئی۔ تمام وقت مجمع پر ایسی خشیت اور رقت طاری ہوئی کہ ہر طرف سے نالہ و بکا کی آوازیں آنے لگیں۔ اور آنسوؤں سے سب کی آنکھیں تر ہو گئیں۔ ذیل میں حضور کی تقریر کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے مفصل تقریر انشاء اللہ پھر شائع کی جائیگی۔ (ایڈیٹر)

حضور نے فرمایا:۔
جماعت کو قواعد و ضوابط کی بجائے تقوےٰ اور صلاحیت کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے جب تک آپ لوگوں میں صلاحیت اور تقویٰ رہیگا کوئی زوال نہیں آسکتا۔ قواعد غلط ہوں یا درست جوں ہر مشکل اور ہر مصیبت سے تقویٰ تم کو نکال کر لے جائیگا۔ لیکن جب تقوےٰ اور صلاحیت نہ رہی کوئی قانون اور کوئی قاعدہ فائدہ نہیں دے سکیگا۔ آپ لوگوں کو ہمیشہ اپنے کاموں کی بنیاد تقوےٰ پر رکھنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہ ہر موقعہ پر صحیح اور سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سورۃ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم کی جو دعا سکھائی گئی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ سچا مذہب دکھا بلکہ یہ ہیں کہ اسے خدا ہمیں اپنے کاموں میں تقوےٰ اور خشیت سے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ ہم ذاتی خواہشوں اور نفسانی آرزوؤں اور مختلف قسم کے جھگڑوں میں پڑ کر کسی قسم کا فساد پیدا کرنے کے موجب نہ بن جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ دن رات میں کم از کم پانچ نمازوں میں اور پھر ہر نماز میں کئی بار یہ دعا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک پانچوں نمازوں میں گڑگڑا گڑگڑا کر

خدا تعالےٰ کے حضور عرض کرے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ الٰہی میں حقیر اور ذلیل انسان ہوں۔ میں کچھ حیثیت اور وقعت نہیں رکھتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ میری کسی حرکت کی وجہ سے کوئی ایسا فساد برپا ہو جائے۔ جو دنیا کو تہ و بالا کر دے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مجھے کوئی ایسا کام کرنے کی توفیق مل جائے۔ جس سے نیکی اور تقوےٰ قائم ہو۔ اور تیرا نام بلند ہو سکے۔ اب اے میرے رب مجھے اس رستہ پر چلا۔ کہ میرے ذریعہ نیکیوں کی بنیاد قائم ہو۔ اور کسی قسم کی بدی کی بنیاد نہ قائم ہو۔ یہ دعا انفرادی اور مجموعی طور پر بھی کرنی چاہیئے۔

آپ لوگوں کو یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہیں۔ کہ گو دنیا کو ہم اہم نظر نہیں آتے۔ مگر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ہماری بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور دنیا کی آئندہ تبدیلی ہمارے ساتھ وابستہ ہے۔ آئندہ انقلاب ہمارے ذریعہ ہونے والا ہے۔ اس لئے بہت زیادہ فکر اور اندیشہ سے دعاؤں میں نمازوں میں اذکار میں خدا تعالیٰ سے تقویٰ اور صلاحیت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اندر خود بھی تقوےٰ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جو منہ سے مانگتا ہے۔ مگر اس کے لئے عملی طور پر کوشش نہیں کرتا۔ وہ جھوٹا اور فریبی سمجھا جاتا ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آئندہ زمانہ دنیا کے لئے نہایت خطرناک زمانہ آ رہا ہے۔ ان خطرات کے مقابلہ میں اگر کوئی جماعت دنیا کے لئے مفید نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ کیونکہ دوسری تمام کی تمام جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے مد نظر ذاتی اغراض اور نفسانی فوائد ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کی ہر ایک قربانی و ایثار ہر ایک سعی اور جدوجہد خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد دنیا میں خدا تعالےٰ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ ایسے وقت میں اگر ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ تو یہ دنیا کی تباہی کا باعث ہو گا۔ اور اس کا وبال ہم پر بھی پڑے گا۔ لیکن اگر ہم اپنا فرض عمدگی کے ساتھ ادا کریں گے۔ اور جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اسے سر انجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں گے تو دنیا کی نجات کا ذریعہ بن جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ سے غیر محدود اجر اور ثواب حاصل کریں گے۔ پس خوب یاد رکھیں۔ اس وقت ہم ایسے مقام پر کھڑے ہیں۔ کہ اگر ہم نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی سے کام لیا۔ تو ہم روئے زمین کی بدترین مخلوق بن جائیں گے۔ اور اگر ہم نے اچھی طرح اپنے فرائض ادا کئے۔ تو خدا تعالےٰ کی بہترین مخلوق بن سکتے ہیں۔

پس ایسا اہم موقعہ اور ایسا اہم کام کرنے والی قوم معمولی نہیں سمجھی جا سکتی۔ دنیا تو اس کی اہمیت کو تسلیم کرے ہی گی۔ خدا تعالےٰ بھی اسے ایسا مقام عطا کرنے والا ہے۔ کہ ساری دنیا حسد اور رشک کرے گی۔

دنیا میں مال کمانے والے اور مختلف پیشے کرنے والے لوگ ہوتے ہیں اسلام اس سے روکتا نہیں مگر ایسے وقت میں جبکہ عظیم الشان انقلاب آنے والا ہو۔ اگر کوئی اپنی ساری توجہ اور کوشش ان مطالبات کو پورا کرنے میں نہیں لگا دیتا۔ جو خدا تعالےٰ نے ضروری قرار دیئے ہیں۔ اور ان مواقع سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ جو خدا تعالےٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تو وہ بہت بڑا مجرم سمجھا جاتا ہے۔ پس آپ لوگ آنے والے خطرات اور تغیرات کو مد نظر رکھ کر اپنے اندر قربانی ایثار اور فدائیت کی روح پیدا کریں۔ میں نے بار بار کہا ہے۔ اور بار بار کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ ہم میں سے ایک طبقہ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ جان اور مال کی قربانی کے جو الفاظ وہ سنتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے اندر بہت چھوٹا سا مفہوم رکھتے ہیں۔ اپنی آمدنی میں سے قلیل سی رقم چندہ میں دے دی۔ اور مالی قربانی کا حق ادا ہو گیا۔ چند گھنٹے دین کے کام میں صرف کر دیئے۔ اور جانی قربانی کا فرض پورا ہو گیا۔ مگر یہ چھوٹا مفہوم اس لئے سمجھا جا رہا ہے۔ کہ تمہارے دل ابھی تک چھوٹے ہیں۔ ورنہ یاد رکھو۔ کسی نبی کی کوئی جماعت ایسی نہیں ہوئی۔ جسے بے دریغ مال اور جان قربان نہ کرنا پڑا ہو۔ اور جو اس قربانی کے بغیر جماعت بن سکی ہو۔ یاد رکھو یہی آواز آتی کہ اپنے مالوں کا کچھ حصہ دو۔ اپنے اوقات میں سے کچھ وقت دو۔ یہ آواز آجائیگی۔ کہ حقیقی طور پر مال اور جان کی قربانی پیش کرو۔ اس وقت یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ آنہ یا ڈیڑھ آنہ فی روپیہ چندہ مانگا جا رہا ہے۔ یا دو چار گھنٹے کا وقت طلب کیا جا رہا ہے۔ وہ حقیقی طور پر اپنا سب کچھ پیش کر دینے کا وقت ہو گا۔ اور حقیقی طور پر اپنی جان پیش کر دینے کا وقت ہو گا۔ اس وقت جو پیچھے رہیگا۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کی رحمت کا دروازہ بند کر دیا جائیگا۔

زمانہ قریب سے قریب تر ان چیزوں کو لا رہا ہے۔ میں اب بھی اسے معین نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کب آئیگا۔ مگر یہ ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ اور جب تک ہم اس دروازہ میں سے نہ گذریں گے۔ نبی کی جماعت کہلانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ نبی کی جماعت کہلانے کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم تلواروں کے نیچے سے گزریں۔ اور وطنوں سے ہجرت کریں۔ مگر اب تک نہ تو ہم تلواروں کے نیچے سے گزرے ہیں۔ اور نہ ہم نے ہجرت کی ہے۔

تیسری بات حضور نے الیکشن کے متعلق فرمائی اور ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔

(۴) مدرسہ احمدیہ میں طلباء داخل کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ہمیں مبلغوں اور کارکنوں کی بے حد ضرورت ہے۔ اور کام کو وسیع کرنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی نصرت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے پاس مبلغ اور مجاہد بہت بڑی تعداد میں ہوں۔ مگر مدرسہ احمدیہ میں بہت تھوڑے طلباء داخل ہیں۔ اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

(۵) صنعتی کاروبار کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا۔ ہماری جماعت کے احباب کو وہ چیزیں جو احمدی کارخانوں میں بنتی ہیں۔ احمدی کارخانوں کی ہی بنی ہوئی خریدنی چاہئیں۔ اور احمدی تاجروں کو چاہیئے۔ کہ قادیان کے کارخانوں میں جو چیزیں بنتی ہیں۔ ان کی ایجنسیاں اپنے ہاں کھولیں اور انہیں فروخت کریں۔

(۶) تبلیغ احمدیت سرگرمی کے ساتھ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور سال بھر میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد جلد سے جلد کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ اس کو ایسا ہی ضروری سمجھا جائے۔ جیسا کہ چندہ کی ادائیگی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ضروری چندہ کی ادائیگی تو گھر کے ایک شخص پر ہوتی ہے۔ جو کماتا ہے۔ مگر تبلیغ گھر کے سب لوگوں کے لئے فرض ہے۔ اس لحاظ سے اگر سالانہ چندہ ایک لاکھ روپیہ ہو۔ تو تبلیغ کرنے والے کم از کم پانچ لاکھ ہونے چاہئیں۔

(۷) نوجوانوں کو وقف زندگی کی طرف پھر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت بہت سے مولوی فاضل اور گریجوایٹ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ایسے جو نوجوان ابھی تک تحریک وقف میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ وہ اطلاع دیں یا جسے کوئی ایسا نوجوان معلوم ہو۔ وہ اطلاع دیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے ان کی بہت ضرورت ہے۔

(۸) تحریک جدید حصہ دوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کوشش کر کے ہر نوجوان کو یا ہر اس شخص کو جو پہلے تحریک جدید میں شریک نہیں ہوا۔ اس دوسرے دور میں حصہ لینا چاہیئے۔

(۹) ماہانہ چندوں کے متعلق فرمایا۔ احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور اس آمد کو کم از کم ۲۵ لاکھ سالانہ تک لے جانا چاہیئے۔

(۱۰) آخر میں حضور نے فرمایا۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ نہایت نازک دور آ رہا ہے۔ اور اس وجہ سے بے حد ضرورت ہے۔ کہ احباب جماعت قادیان آنے کی رفتار کو بہت تیز کر دیں۔ جو کچھ ظہور میں آنے والا ہے۔ اس کے لحاظ سے جماعت کو قادیان سے ایسا تعلق ہونا چاہیئے۔ کہ گویا رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔ پس بار بار قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اہم تغیرات ہونے والے ہیں۔ ان کا تقاضا ہے۔ کہ جماعت زیادہ سے زیادہ اخلاص۔ افکار ایثار اور قربانی میں مضبوط ہو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جب وقت آئے تو کچے دھاگے ثابت ہوں۔ اب ایسے دن نہیں کہ ہمارے اندر کوئی کمزور طبقہ بھی ہو۔ اور اسے برداشت کیا جا سکے۔ ہم میں سے ہر ایک کا دل نہایت قوی اور عزم صمیم ہونا چاہیئے۔ تا کہ جب جانی اور مالی قربانی کرنے کا وقت آجائے۔ تو ثابت قدم ثابت ہو۔ اور اسلام کے لئے مکمل قربانی پیش کر سکے۔ وہی وقت اسلام کے غلبہ اور عظمت کا وقت ہو گا۔ پھر جس کی قسمت میں اسلام کی عظمت دیکھنا ہو گا۔ وہ عظمت دیکھے گا۔ اور جس کی قسمت میں شہادت ہو گی۔ وہ شہادت حاصل کرے گا۔

پس اس دن کے آنے سے پہلے اس کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں

ہم مرکز کے قریب کھنچے چلے آنا چاہیئے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں جب بادل گرجتے ہیں۔ بجلی چمکتی ہے۔ تو بچے ماں باپ کے پاس جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب کسی گاؤں والوں کو کوئی خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ تو وہ دائرہ میں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لئے فتنہ و فساد اور جنگ و جدال کا زمانہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت مرکز کے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب پر

ڈاکٹر سر شانتی سروپ صاحب بھٹناگر کی خدمت میں ایڈریس اور اس کا جواب

ایڈریس

منجانب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بخدمت ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر۔ او۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ ایس سی۔ ایف۔ آر۔ ایس ڈائرکٹر کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ

محترم جناب ڈاکٹر سر شانتی سروپ صاحب بھٹناگر، حاضرین کرام!

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے مجھے یہ فخر حاصل ہوا ہے۔ کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کے موقعہ پر آنجناب کا اور دوسرے معزز مہمانوں کا جماعت احمدیہ کے مرکز میں تشریف آوری پر خیر مقدم کروں۔ جناب والا! ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں کہ آپ نے انتہائی مصروفیات کے باوجود اس الگ تھلگ جگہ میں تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔ یہ ثبوت ہے آپ کی ان نیک خواہشات کا جو آپ ملک میں سائنٹفک ریسرچ کی ترویج عام کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ ہم آپ کی ان خواہشات کا خلوص دل کے ساتھ احترام کرتے ہیں۔

جناب والا! میں نے قادیان کو الگ تھلگ جگہ کہا ہے۔ اس لئے کہ آج سے ساٹھ برس قبل یہ جگہ ایک گوشہ گمنامی میں چھپی ہوئی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب مذہب اخلاق اور تہذیب دم توڑ رہے تھے۔ روحانیت کی ان تاریک راتوں میں کبھی کبھی شعاع امید چمکتی تھی۔ لیکن مستقل طور پر خورشید کی تابانیاں نظر نہ آتی تھیں۔ تاکہ نسل آدم کو اجالے میں اپنی حقیقی منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ تب اللہ تعالےٰ کی محبت اپنی مخلوق کے بارہ میں جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے الہام سے اپنے ایک بندہ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ پس یہ جگہ ایک انوار روحانی کے سرچشمہ کا مقام رکھتی ہے۔ جہاں سے باقی دنیا کو معرفت کی روشنی پہنچنے لگی ہے۔ اور کتنے ہی مقام ہیں جو اب تک اس روشنی سے منور ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے بانی احمدیت حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو انعامات واحسانات ہوئے ان میں ایک یہ بھی تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک ایسے فرزند کی خبر دی۔ جو علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ یہ پیشگوئی اپنے اندر بہت سے عظیم الشان پہلو رکھتی ہے۔ جو کہ دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور جنہیں ہم موجودہ امام جماعت احمدیہ کی ذات والاصفات کے ذریعہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ قریباً ۳۲ سال سے جماعت آپ کی زیر قیادت شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ اس عرصہ میں آپ کی توجہ ہر شعبہ کی طرف مبذول رہی ہے اور علوم سائنس کی ترویج واشاعت تو آپ کے پروگرام میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ آپ کے انہی بابرکت ارادوں کی وجہ سے جماعت کئی تعلیمی ادارے چلا رہی ہے۔ جن میں تعلیم الاسلام کالج بھی شامل ہے۔ جو اس سال ڈگری کے معیار تک پہنچ رہا ہے۔

جناب والا! بہت عرصہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اس طرف مبذول رہی ہے کہ مادر وطن کی زراعتی۔ تجارتی اور صنعتی ترقی اور اسکے کروڑوں باشندوں کی خوشحالی کا راز اس میں مضمر ہے۔ کہ اس ملک میں وسیع پیمانے پر سائنٹفک اور صنعتی وتحقیقاتی ادارے قائم ہوں۔ حضور ایدہ اللہ اس کام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو اس سلسلہ میں ملک کے دوسرے حصوں میں ہو رہا ہے لیکن ابھی اس ملک میں ایسے بہت سے اداروں کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ اسی خیال کے پیش نظر یہاں بھی یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ تاکہ ہندوستان جلد از جلد ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکے۔

ہندوستان کی صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اول ہماری مصنوعات اس قابل ہوں کہ ملک میں ان کی کھپت بیرونی مصنوعات کے مقابل میں زیادہ ہو سکے۔ دوم۔ ہماری مصنوعات غیر ممالک کی منڈیوں میں بھی ان ممالک کی مصنوعات کا مقابلہ کر سکیں۔ ان امور کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ ہماری سائنٹفک اور صنعتی تحقیق کی رفتار بہت تیز ہو جائے۔ اور امید ہے کہ جلد ہی انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہو جائیگا۔

گذشتہ صدی کے اختتام تک سائنس کی ترقی خالی مشاہدہ اور تجربہ پر مبنی تھی۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ اور اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ مطلق تجرباتی اصول کو مسلسل اور مدون تحقیقات سے بدل دیا جائے۔ صرف پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی راہوں پر پروگرام کے مطابق چلکر ہی کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور مختلف ضروریات کی تکمیل کی جا سکتی ہے۔

مغربی ممالک اس سلسلہ میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اور ہندوستان ابھی بہت پیچھے ہے۔ اس وقت تک یہاں سائنس کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی۔ چنانچہ سائنٹفک تحقیق کے لئے جو رقوم مخصوص کی جاتی ہیں۔ وہ بالکل حقیر ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے کام کرنے والوں کو سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود اس سلسلہ میں بعض حیرت انگیز کام سرانجام دے دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک میں قابل اور مخلص کام کرنے والے موجود ہیں اور جناب والا آپ کا وجود اس بات کا مجسم ثبوت ہے کس طرح آپ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی مشکلات کے باوجود اس قدر نمایاں کام کیا۔

یہ ادارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ماتحت سائنس اور صنعت کی اعلیٰ تحقیقات کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد سائنس کی ترویج واشاعت اور ہندوستان کی صنعت کو ترقی دینا ہے۔ موجودہ انتہائی مشکلات میں ہم اسے محض ابتدائی درجہ کی حیثیت میں چلانے پر مجبور تھے۔ اسلئے اس کی لیبارٹری عارضی طور پر تعلیم الاسلام کالج کی عمارت میں ہی قائم کی گئی ہے۔ لیکن یہ تو محض ایک تخم ہے جو بویا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ تخم بہت جلد بڑھے گا اور اسکی شاخیں ہر سمت پھیلتی نظر آئیں گی۔ اس ادارہ کے لئے مستقل عمارت کی تعمیر کی تجویز شہر سے کچھ فاصلے پر ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ کی نیلامی سے چالیس ایکڑ زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ لیکن ریسرچ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مزید کے حصول کے لئے بھی حکومت کی امداد کی ضرورت پڑیگی۔ جماعت کے ایسے مخلص احباب جنہیں اللہ تعالےٰ توفیق دے ہمیں امید ہے کہ وہ بھی اپنی زمینوں کا کچھ حصہ اس مقصد کے لئے وقف کر دینگے۔

موجودہ تجربہ گاہوں کو جدید آلات سائنس سے لیس کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ایک ٹیکنیکل لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ بعض ایسے انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔ جن سے مختلف قسم کے تجربات کم اور زیادہ دباؤ کے ماتحت کئے جا سکتے ہیں۔ انتہائی باریک کیمیاوی تجربات کے سامان کی فراہمی اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل خاص آلات کی خرید کا بندوبست کیا جا چکا ہے

(1) A Special modle of Electron Microscope for bio chemical research.

(2) An Ultra Centrifuge for the study of the properties of proteines, colloids, etc.

(3) A Special Spectrograph with infra-red ultra violet and visible spectrum for quantitative analytical work

چونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ اس مادہ کے متعلق بھی تحقیقات کریں۔ جو طبعی زندگی کی بنیاد ہے۔ یعنی protoplasm

اس لئے الیکٹرون خوردبین کا ہونا از حد ضروری ہے۔ ایک عام خوردبین سے جو چھوٹی سے چھوٹی چیز نظر آسکتی ہے۔ یہ آلہ اس کے ہزاروں ہزارویں حصہ کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں سائنس کے بعض بہترین اداروں نے اس کے بے مثل فوائد کی تائید کی ہے۔ کسی چیز کے لاکھویں حصہ کو نمایاں کرنے کی طاقت نے اسے علم کیمیا کے مختلف شعبوں میں نہایت اہم بنا دیا ہے۔ اس خوردبین کی موجودگی ہمارے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔ اور سارے شمالی ہندوستان میں صرف یہی تجربہ گاہ ہوگی۔ جہاں دنیائے سائنس کا یہ جدید ترین آلہ نصب ہوگا۔ اس کی امداد سے ہم جلد ہی انشاء اللہ مادہ کے مخفی اور انتہائی باریک اسرار کو بھی جو اس وقت تک نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ اجاگر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مؤخر الذکر دو آلوں کی لیبارٹری میں موجودگی کی اہمیت بھی حاضرین میں سے سائنسدان طبقہ پر واضح ہے۔

تجارتی تجربات کے لئے ممالک متحدہ کی بعض فرموں کو نباتاتی تیل کے صاف کرنے اور اس سے بناسپتی گھی بنانے نیز پینٹ وارنش اور چھاپنے والی سیاہی بنانے کے لئے مشینری کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔ اور امید ہے کہ عنقریب یہ چیزیں پہنچ جائیں گی۔ ان کے علاوہ مختلف چیزوں کی غذائیت پر تحقیق کرنے اور انہیں تجارتی طریق پر چلانے کے لئے ایک مشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیر نگرانی بھی تیار کرائی جا رہی ہے۔ جس کو عنقریب مکمل ہونے پر تجربہ گاہ میں نصب کیا جائیگا۔

ادارہ کا قریباً پچیس ایکڑ کا تجرباتی فارم بھی ہے۔ جہاں مختلف پودوں خصوصاً تیل نکالنے والے بیج اور بعض دوسری جڑی بوٹیوں کی پیداوار کو بڑھانے کے متعلق تجاویز عمل میں لائی جاتی ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ پودوں کے مختلف حصوں میں ان کے بڑھنے کے دوران میں جو خاص کیمیاوی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی زیر مطالعہ لایا جائے۔

فی الحال قریباً نصف درجن نوجوان مختلف مسائل پر اس ادارہ میں تحقیق کر رہے ہیں۔ اور قریباً اتنے ہی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمارے دو نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لئے جلد ہی امریکہ جانے والے ہیں۔

ان میں سے ایک تو کیمیکل انجنیرنگ اور پلاسٹک کے متعلق ٹریننگ لیں گے۔ اور دوسرے فارمیسیوٹیکل کیمسٹری کی تعلیم حاصل کرینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادارہ کے ابتدائی اخراجات کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی رقم بطور قسط اول کے عطا فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ پچاس ہزار روپیہ کے قریب کے عطیہ جات بعض افراد کی طرف سے وصول ہوئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اس ابتدائی حالت سے ادارہ بہت جلد ترقی کر جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یہ امر لازمی ہے۔ کہ ہم اپنے بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کافی سرمایہ موجود رکھتے ہوں۔ اور بے شک جماعت اپنے نہایت محدود ذرائع کے باوجود بھی اس بارہ میں پوری کوشش کرے گی۔ لیکن پھر بھی ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ حکومت کے متعلقہ محکمے پوری فراخ دلی کے ساتھ ہماری امداد فرمائیں گے۔

میں یہاں ادارہ کی بعض دیگر سرگرمیوں کا ایک مختصر سا تذکرہ کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ مثال کے طور پر ہم یہ انتظام بھی کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل طلباء کو اس ادارہ میں پوسٹ گریجوایٹ ٹریننگ دی جائے۔ یہ ٹریننگ ان امور میں ہوگی جن میں یہ ادارہ خاص طور پر Specialise کرے گا۔

ہمارا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے۔ کہ علوم سائنس کو عوام میں مقبول بنائیں۔ کیونکہ جب تک عوام سائنس کے موٹے موٹے اصولوں سے واقف نہیں ہو جاتے۔ ملک کی ترقی صحیح معنوں میں مشکل ہے۔ چنانچہ ہم نے عام فہم تقاریر کا ایک سلسلہ جاری کیا ہے۔ جن کے ذریعہ عوام کو سائنس سے زیادہ سے زیادہ واقف کیا جائے۔ اور سائنس کے متعلق خاص ذوق پیدا کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مذہب اور سائنس میں بظاہر جو تضاد نظر آتا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس پر بھی تفصیل کے ساتھ تحقیق کریں۔ اور پھر عوام کو اصل حقیقت سمجھائیں۔ مذہب کی بنیاد خدا کے قول پر ہے۔ اور سائنس جن امور کو ہمارے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ خدا کا فعل ہیں۔ اور خدا کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہو سکتا۔ بظاہر جو تضاد کبھی کبھی نظر آتا ہے۔ وہ یا تو بعض اوقات مذہب کو اچھی طرح نہ سمجھنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور یا پھر تجربات سے غلط نتیجہ اخذ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جب دونوں چیزوں کی تحقیق صحیح طریق سے ہوگی۔ تو یہ جھگڑا خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور آپ کی اس امید کو بھی حقیقت کا رنگ مل جائیگا۔ جو آپ نے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی تھی۔ کہ آہستہ آہستہ بجائے اس کے کہ سائنسدانوں کے دماغوں میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا نقش مٹتا جائے۔ زیادہ گہرا ہوتا جائے گا۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اس ادارہ کے زیر نگرانی مجلس مذہب و سائنس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

الغرض اس ادارہ کا قیام بنی نوع کو جہالت غربت اور تکالیف سے نجات دلانے کے لئے اور قدرت کے ان سربستہ رازوں اور مخفی خزانوں کو جو اس وقت تک دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ چلے آرہے ہیں۔ منظر عام پر لانے کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی ہے۔ کہ بے شک ابتدا میں اس ادارہ کو ہم نے وسیع پیمانہ پر شروع نہیں کیا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید رکھتے ہیں کہ ادارہ بہت جلد ترقی کر کے مخلوق خدا کی بہتری و بہبودی کے لئے عظیم الشان خدمات سرانجام دے گا۔

جناب والا! یہ چند امور بیان کرنے کے بعد میں آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس ادارہ کا افتتاح فرمائیں۔

جواب

منجانب پروفیسر سر شانتی سروپ بھٹناگر او۔ بی۔ ای۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ایف۔ آر۔ ایس ڈائرکٹر سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ گورنمنٹ آف انڈیا بر موقع افتتاح فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان۔

حضور حضرت خلیفۃ المسیح۔ جناب سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب و جناب ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ و معزز حاضرین! جب دہلی میں آنریبل جسٹس سر ظفر اللہ خاں نے مجھ سے جماعت احمدیہ کے اس نئے قدم کا ذکر کیا۔ جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر فضل عمر ریسرچ کے انسٹی ٹیوٹ کی مالی امداد کے متعلق اٹھایا ہے۔ تو میں بہت متاثر ہوا۔

میرے نزدیک ایک بہت بڑے مذہبی رہنما کا سائنس کی ترقی کی راہوں کو اختیار کرنا ایک نیک شگون ہے۔ سر ظفر اللہ خاں نے بتایا۔ کہ انہوں نے مجھ کو اس امر کے لئے منتخب کر کے ایک پرانے دوست کو روحانی اعزاز بخشنے کا ارادہ کیا ہے۔ جسے سائنس نے مذہبی دنیا سے بالکل کاٹ دیا ہے۔ میں نے ان کی دعوت کو فوراً قبول کر لیا۔ کیونکہ میں اس چھوٹے سے ترقی یافتہ قصبہ کی زیارت کے موقعہ کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے اس اعزاز کی بھی بے حد خوشی ہے جو اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے ذریعہ مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اس امر کی مجھے ایک عرصہ سے تمنا تھی۔ اور آج کے دن اس خواہش کی تکمیل کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔ یہ امر تمام ہندوستان میں سائنس اور صنعت کی تحقیقات کی ترقی اور ترویج جیسے دشوار کام میں میرے لئے بے حد حوصلہ افزائی کا موجب ہوگا۔ آنجناب نے ڈاکٹر عبدالاحد صاحب کو فضل عمر ریسرچ کے انسٹی ٹیوٹ کا اولین ڈائرکٹر منتخب کر کے ایک ایسے انسان کو چنا ہے۔ جو سائنٹیفک ریسرچ کی اعلیٰ قابلیتوں کے ساتھ مذہب کے ساتھ بھی زبردست لگاؤ رکھتا ہے۔ میں موجودہ سائنس کے بارہ میں ان کے وسیع علم سے بہت متاثر ہوں۔ اور مجھے اس امر کی خاص خوشی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے خطاب میں میری ایک تازہ براڈکاسٹ کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں میں نے بیان کیا ہے۔ کہ لازمی طور پر آئندہ سائنسدانوں کے دماغ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا نقش مدھم پڑنے کی بجائے زیادہ گہرا ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ سائنس اور خدا کے عقیدہ میں کوئی ٹکراؤ باقی نہیں رہے گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔ اور دنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ آج کا سائنسدان وہ متوحش بانونی اور خود فریب انسان نہیں۔ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے تھا۔ آج علم طبیعات علم موجودات میں مدغم ہو کر رہ گیا ہے۔ اور سائنسدان کے غرور کا سر اس قدر نیچا ہو چکا ہے۔ کہ وہ ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ سائنس ان اشیاء کی بھی مناسب تشریح کر سکتی ہے۔ جو ظاہر طور پر ہمیں نظر آتی ہیں۔ دنیا کے بلند ترین سائنسدانوں میں شاید ہی کوئی ملے گا۔ جو خدا کے وجود کا سراسر منکر ہو۔ اور متعدد دلائل اس بارہ میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ سائنس اور مذہب دونوں حق اور صداقت کے شیدائی ہیں۔

جناب والا! یہ امر کہ ایک طاقتور جماعت کے مذہبی رہنما کی حیثیت سے آپ نے فضل عمر سائینس تحقیقاتی ادارہ کو اپنی جماعت کی مذہبی نشو ونما کے لئے قائم فرمایا ہے درحقیقت اسی رُخ کا اظہار ہے جس طرف زمانہ کی سوئی پلٹ چکی ہے۔ مذہبی رہنما اب سائینس کو اس زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ وہ ان کے عقائد کے خلاف ہے۔ یہ مذہب اور سائینس کا یہ اتحاد اور یہ باہمی تعلق جو آنجناب کا ادارہ قائم کرے گا بے حد قابل تعریف ہے۔ رواداری اور تحمل کی روح ایک دوسرے سے الگ رہنے سے پرورش نہیں پاتی۔ بلکہ بے تکلفانہ جوڑ اور معاشری ملاپ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس میری دعا ہے کہ یہ ادارہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو (آمین)

مذہب تمام زمانوں میں بنی نوع انسان کو ایک روحانی عالم میں جمع کر کے ان میں یگانگت اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ جسمانی درستی انسان کی روحانی اور عقلی درستی کے لئے نہایت ضروری ہے اور تمام گذشتہ پیشوایان مذاہب کی یہ کوشش رہی ہے کہ ان کے متبعین ایک بہتر اور اعلیٰ معیار زندگی رکھتے ہوں۔ لیکن سائینس اور تحصیل علم کے ذریعہ ہی معیار زندگی کو بلند بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ قادیان کی موجودہ اور آئندہ نسلیں اس ادارہ کی محبان قوم کارکنوں کو احسان مندی کے جذبات کے ساتھ یاد کریں گی جس کا افتتاح کرنے کا آپ نے مجھ کو ارشاد فرمایا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ اس ادارہ کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہوگا۔ اور یہ علوم کی ان تمام شاخوں پر حاوی ہو جائے گا جو بالخصوص اس قصبہ اور بالعموم سارے ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے ضروری ہوں گی۔ مسئلہ غذا ایسے مضامین پر آپ بہت مفید کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور سیالکوٹ اور امرتسر جیسے صنعتی مراکز کا قرب آپ کو مقامی ضروریات کے مطابق صنعتی تحقیق کو چلانے کے بہت سے مواقع بہم پہنچائے گا۔ بہر حال اس امر سے میں آپ کو ضرور متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ تحقیقی اداروں کا قیام بے حد اخراجات طلب ہوتا ہے۔ اور جب تک آپ کے پاس وافر سرمایہ موجود نہ ہو آپ کی ان سرگرمیوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی جماعت اور صوبائی اور مرکزی حکومتیں آپ کو فراخدلانہ امداد دیں گی۔ اس قسم کے اداروں کو قائم کرنے کے بعد انہیں مناسب مالی امداد نہ دینا ایک مضبوط اور توانا بچہ کو نہایت کم غذا دینے کے مترادف ہے یا ایک ملیریا کے مریض کو کونین کی ایک تھوڑی سی مقدار کے ذریعہ سے اچھا کرنے کی کوشش کے مترادف۔

آپ کا ادارہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے۔ میرے نزدیک اگر میں غلطی نہیں کرتا تو پہلے نمبر پر دیال باغ (آگرہ) کا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ہے جو رادھا سوامی تحریک کے ایک صنعتی لیڈر سر آنند سروپ کی دور اندیشی کا مرہون منت ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ نے ہندوستان میں فنی اور صنعتی تعلیم کے سلسلہ میں گراں بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں یقیناً امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کی کوششیں اس سے بھی زیادہ بارآور ثابت ہوں۔

اس موقعہ پر میں دو امور کی طرف خاص طور پر آپ کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اول تو یہ کہ کوئی فنی اور صنعتی تحقیقات خالص علمی اور سائنسی تحقیقات سے جداگانہ طور پر ہرگز نہیں پنپ سکتی۔ فنی اور صنعتی تحقیقات کا قوی الجثہ وجود خاص بنیادی اور سائنسی تحقیقات کی طرف سے مسلسل اور متواتر تازہ خون میسر آنے کی صورت میں ہی زندہ رہ سکتا ہے۔ ہندوستان کو بنیادی سائنس اور صنعتی دونوں قسم کی تحقیق کی اشد ضرورت ہے۔ اور آپ کو کبھی ان دونوں کی دوش بدوش موجودگی ہی رخنہ اندازی نہیں کرنی چاہیئے فنی اور صنعتی تحقیقات کو مسجدوں اور عبادت گاہوں کی تعمیر سے مناسبت دی جا سکتی ہے۔ لیکن مسجدوں اور معبدوں کا فائدہ جب تک کہ افراد اور عوام عبادت کے جذبہ سے بھرپور نہ ہوں۔ بنیادی تحقیق نئی ترقیات اور مصنوعات کے لئے کھاد کے طور پر ہے۔ پس اس امر کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ صنعتی کام کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت کبھی کیوں نہ ہو۔

دوسری بات جو میرے نزدیک بہت اہم ہے وہ سائنس دان کی مناسب تعلیم ہے امریکہ میں عام انسانی اخلاق پر اس قدر کم زور دیا جاتا تھا کہ سائینس دان کی ظاہری حالت مسخ ہو کر رہ گئی تھی۔ خوش قسمتی ہے امریکن لوگوں کو اس بات کی سمجھ آگئی کہ سائینس انسانی محنت کو بچا کر انسان کو کام سے اس حد تک فارغ کر دے گی کہ اس کا دماغ شیطان کی دوکان بن جائے گا۔ اس لئے انہوں نے زور دے کر سائنسدانوں اور انجنیروں کے تعلیمی نصاب میں اخلاقیات کا مطالعہ بھی لازمی کر دیا۔ آپ یقیناً خوش قسمت ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ ایک وسیع دینی اور مہذب ماحول میں رہیں گے۔ یہ ماحول آپ کو مطلق مادہ پرستی کی طرف جانے سے روکے گا۔ جس کی طرف صنعتی سائنس آپ کو لے جانے کی کوشش کرے گی۔ ممکن ہے کہ آپ کی صنعتی کامیابی اس قدر دولت کو کھینچ لائے جو آپ کو انسانیت کے مطالعہ سے غافل کر دے پس اس سے بچنے کے لئے آپ کو مناسب طریق اختیار کرنا پڑے گا۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی مربیانہ اور مشفقانہ رہنمائی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گی اور یہ ادارہ انسانیت کی بہبودی کے لئے ایک طاقتور مرکز کا کام دیگا۔

ان الفاظ اور انتہائی خوشی کے ساتھ میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کرتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت ترقی دے اور یہ سائینس اور مذہب کے ایک خوشگوار امتزاج کا باعث ہو۔ اور ان قوتوں میں اضافہ کا موجب ہے جو ہم سب کو ایک نظام کی لڑی میں پرونا چاہتی ہیں کیونکہ ایک اردو شاعر نے کہا ہے

کائنات ایک ہے بشر جدا کا عکس ہے
ہو جس کا دین تفرقہ غلط ہے اس کا اعتبار

کارکنان تیاری فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی کی طرف فوراً توجہ کریں

احباب کو بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کی تیاری شروع ہے فہرستیں دو حصوں میں تیار کی جا رہی ہیں۔ پہلا حصہ جو اب تیار کیا جا رہا ہے اس کا تعلق صرف ان رائے دہندگان سے ہے جن کے نام کسی درخواست پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائے گا۔ وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے۔ جن کے لئے حسب قواعد درخواست دینا ضروری ہے۔ مثلاً وہ مستورات جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد اور خواندگی کی بناء پر رائے دینے کی مستحق ہیں۔ اور وہ مرد بھی جنہوں نے کم از کم پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے جزء اول کی تیاری مئی ۱۹۴۶ء میں ختم ہو جائے گی۔

یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات میں وہاں کی کمیٹیاں تیار کر رہی ہیں۔ گو اس جزو میں نام کے اندراج کے لئے کسی تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ تاہم جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ متعلقہ افسران سے مل کر اس امر کی تسلی کر لیں۔ کہ ان کی جماعت کے جن افراد کے نام اس فہرست میں درج ہونے چاہئیں تھے وہ سب درج ہو چکے ہیں۔ اور کوئی ایک نام بھی درج ہونے سے رہ نہیں گیا۔ یہ نہایت اہم قومی کام ہے۔ جس کی طرف فوری اور خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس وقت کی معمولی غفلت بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے عہدہ داران اپنے فرض کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی مساعی سے نظارت امور عامہ کو بھی مطلع فرمائیں۔

شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء کی دوسرے اور تیسرے دن کی رُوداد

سال ۴۷-۱۹۴۶ء کے لئے ساڑھے تیرہ لاکھ کا بجٹ منظور کیا گیا

۲۰ اپریل مجلس مشاورت کا دوسرا دن تھا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱/۲ ۹ بجے تعلیم الاسلام کالج ہال میں تشریف لائے۔ اور مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا۔ کل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی وجہ سے بعض ضروری باتیں میں بیان نہیں کر سکا تھا۔ انکو میں آج بیان کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ دس منٹ تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت کو نہایت اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔ قومی ترقی کے لئے ایک ضروری چیز حرفہ ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت نے ابھی توجہ نہیں کی۔ ہمارے ہاں کوئی ٹیکنیکل سکول نہیں۔ حالانکہ قومی ترقی کے علاوہ خود حفاظتی کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ اس قسم کے فنون سے واقف ہوں۔ مثلاً موٹر ڈرائیوری۔ مرمت موٹر۔ موٹر کے پرزہ جات تیار کرنا وغیرہ۔ پس میں جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اقتصادی لحاظ سے بھی اور تنظیمی لحاظ سے بھی ہمارے ہاں ایک ٹیکنیکل سکول کا ہونا ضروری ہے۔ دوسری چیز زراعت ہے۔ اس کے لئے ہم نے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ماتحت ایک زراعتی فارم کھولدیا ہے۔ جس میں نوجوانوں کو زمینداروں کی ترقی کے کام سکھلائے جائینگے۔ اور زمین کی پیداوار بڑھانے کے تجربات کرائے جائینگے۔ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔ اور سائنس نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ زمین کی فصل پیدا کرنے کی طاقت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ تیسری ضروری چیز یہ ہے کہ جماعت کے مزدور پیشہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ قادیان میں اب کارخانے کھل رہے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے، کہ مزدوروں کے حقوق کے بارے میں کوئی انتظام کیا جائے

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ تفسیر کبیر کی ایک اور جلد شائع ہونے والی ہے۔ احباب کو ابھی خریدار بن جانا چاہیئے۔ بعد میں بڑی قیمت خرچ کرنے پر بھی نہیں مل سکتی۔ مگر اب موقعہ ہے نیز فرمایا خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کی مختلف بڑی بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم سوائے ڈچ زبان کے مکمل ہو چکے ہیں۔ مگر جنگ کی پیدا کردہ مشکلات اور گرانی کی وجہ سے کوئی کارخانہ فی الحال چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس سال کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھنے کے لئے جانے کا ارادہ ہے۔ اس وقت بنگال کی جماعتوں کا دورہ بھی کیا جائیگا۔ بہار والے بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے علاقہ میں جائیں ان کاموں پر بھی بہت سا وقت صرف کرنا ہوگا۔

حضور کی تقریر کے بعد جناب ناظر صاحب اعلےٰ نے گزشتہ مجلس مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے دوران سال میں بجٹ میں اضافوں کی رقوم منظور فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پڑھ کر سنائیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا ناظر صاحب بیت المال سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔ اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سٹیج پر آجائیں تاکہ بطور چیئرمین گفتگو کرنے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں۔ اور ان کو باری باری بولنے کا موقعہ دیں۔ اس پر جناب چودھری صاحب مجمع سے اٹھ کر سٹیج پر آ گئے۔ جناب ناظر صاحب بیت المال نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی پہلے بجٹ کے حصہ آمد پر عام گفتگو ہوتی رہی۔ اور آمد بڑھانے کے ذرائع پیش کئے گئے۔

بارہ بجکر دس منٹ پر یہ اجلاس ختم ہوا نماز ظہر و عصر کے بعد جو حضور نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر مختصر سی تقریر میں ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو انسپکٹران بیت المال کے دوروں کے قواعد مرتب کریگی۔ اور نظارت بیت المال ان کی پابندی کرائیگی اس کے بعد بجٹ آمد کے متعلق نمائندگان کی آراء لی گئیں۔ متفقہ طور پر بجٹ آمد منظور کرنے کی حضور سے درخواست کی گئی۔ اور حضور نے نمائندگان کی آراء کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے بجٹ آمد منظور فرمایا۔

اس کے بعد بجٹ اخراجات پیش کیا گیا۔ جس پر کافی دیر تک تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں بہت کچھ اضافہ کے ساتھ ۱۳۴۴۰۴۸ کا بجٹ اخراجات نمائندگان نے متفقہ طور پر منظور کرنے کی درخواست کی اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری کا اعلان فرمایا اس پر اجلاس ۱/۲ ۷ بجے شام برخاست ہوا۔

۲۱ اپریل کو اجلاس ۱/۲ ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ پھر نظارت بیت المال دفتر بہشتی مقبرہ اور نظارت اعلےٰ کی تجاویز مندرجہ ایجنڈا پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور ہر تجویز کے بعد تفصیلی گفتگو کا موقعہ عطا فرماتے ہوافق ومخالف آراء شمار کراتے اور پھر اپنا فیصلہ صادر فرماتے۔ اس طرح حضور نے جن تجاویز کے متعلق آراء شماری کرائی۔ ان سب میں حضور نے اپنا فیصلہ کثرت رائے کے حق میں دیا۔ جن لجنات کو ایجنڈا کی تجاویز کے متعلق رائے دینے کا حق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ عطا فرما چکے ہیں۔ ان میں سے اب کے بھی بہت کم لجنات نے اپنی رائے بھیجیں اور جنہوں نے بھیجیں۔ وہ جناب شیخ عبدالحمید صاحب موقعہ اور محل پر مجلس میں پیش کرتے رہے اجلاس کے اختتام پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ دوسری جگہ درج ہے آخر میں حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی انگلستان کو روانگی

۱۹ اپریل شام کے ۷ بجے کی گاڑی سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے مرزا منصور احمد صاحب انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کوٹھی دارالبرکات میں خاندان نبوت کے افراد اور دیگر دوستوں سمیت دعا فرمائی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تقریب میں رونق افروز تھے۔ اور باہر سے تشریف لانے والے اصحاب سے گفتگو فرما رہے تھے۔ حضور نے صاحبزادہ صاحب سے وہیں مصافحہ اور معانقہ فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کیطرف سے ٹیکنیکل ٹریننگ اور ولائت کی فیکٹریوں میں صنعتی تجربہ حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ سفر خیریت سے تمام ہو۔ اور وہ کامیاب وکامران واپس تشریف لائیں

۱۷ اپریل کو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی کیطرف سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ حافظ بشیر احمد صاحب جنرل منیجر نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں انکی اعلےٰ خدمات اور کارکنوں سے حسن سلوک کا ذکر کیا گیا۔ اور ان کی خیریت اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی

معلوم ہوا ہے کہ حالات کے موافق ہونے کی صورت میں صاحبزادہ صاحب موصوف بعض دیگر مغربی ممالک میں بھی تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء کی دوسرے اور تیسرے دن کی رُوئداد

سال ۴۶-۴۷ء کے لئے ساڑھے تیرہ لاکھ کا بجٹ منظور کیا گیا

۱۰ اپریل مجلس مشاورت کا دوسرا دن تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۹ بجے تعلیم الاسلام کالج ہال میں تشریف لائے۔ اور مجلس شوریٰ کے دوسرے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا۔ کل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی وجہ سے بعض ضروری باتیں میں بیان نہیں کر سکا تھا۔ انکو میں آج بیان کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ دس منٹ تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت کو ضروری اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔ قومی ترقی کے لئے ایک ضروری چیز حرفہ ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت نے ابھی توجہ نہیں کی۔ ہمارے ہاں کوئی ٹیکنیکل سکول نہیں۔ حالانکہ قومی ترقی کے علاوہ خود حفاظتی کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ اس قسم کے فنون سے واقف ہوں مثلاً موٹر ڈرائیوری۔ مرمت موٹر۔ موٹر کے پرزہ جات تیار کرنا وغیرہ۔ پس میں جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اقتصادی لحاظ سے بھی اور تنظیمی لحاظ سے بھی ہمارے ہاں ایک ٹیکنیکل سکول کا ہونا ضروری ہے۔ دوسری چیز زراعت ہے۔ اس کے لئے ہم نے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ماتحت ایک زراعتی فارم کھولدیا ہے۔ جس میں نوجوانوں کو زمینداروں کی ترقی کے کام سکھلائے جائیں گے۔ اور زمین کی پیداوار بڑھانے کے تجربات کرائے جائینگے۔ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔ اور سائنس نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ کہ زمین کی فصل پیدا کرنے کی طاقت کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ تیسری ضروری چیز یہ ہے کہ جماعت کے مزدور پیشہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ قادیان میں اب کارخانے کھل رہے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ مزدوروں کے حقوق کے بارے میں کوئی انتظام کیا جائے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ تفسیر کبیر کی ایک اور جلد شائع ہونے والی ہے۔ احباب کو ابھی خریدار بن جانا چاہیئے۔ بعد میں بڑی قیمت خرچ کرنے پر بھی نہیں مل سکتی۔ مگر اب موقعہ ہے۔ نیز فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی مختلف بڑی بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم سوائے ڈچ زبان کے مکمل ہو چکے ہیں۔ مگر جنگ کی پیدا کردہ مشکلات اور گرانی کی وجہ سے کوئی کارخانہ فی الحال چھاپنے کے لئے تیار نہیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اس سال کلکتہ میں مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھنے کے لئے جانے کا ارادہ ہے۔ اس وقت بنگال کی جماعتوں کا دورہ بھی کیا جائیگا۔ بہار والے بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے علاقہ میں جائیں ان کاموں پر بھی بہت سا وقت صرف کرنا ہوگا۔

حضور کی تقریر کے بعد جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے گزشتہ مجلس مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے دوران سال میں بجٹ میں اضافوں کی رقوم منظور فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھ کر سنائیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا ناظر صاحب بیت المال سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔ اور چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سٹیج پر آجائیں تاکہ بطور چیئرمین گفتگو کرنے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں۔ اور ان کو باری باری بولنے کا موقعہ دیں۔ اس پر جناب چودھری صاحب مجمع سے اٹھ کر سٹیج پر آگئے۔ جناب ناظر صاحب بیت المال نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی پہلے بجٹ کے حصہ آمد پر عام گفتگو ہوتی رہی۔ اور آمد بڑھانے کے ذرائع پیش کئے گئے۔

بارہ بجکر دس منٹ پر یہ اجلاس ختم ہوا نماز ظہر وعصر کے بعد جو حضور نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر مختصر سی تقریر میں ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو انسپکٹران بیت المال کے دوروں کے قواعد مرتب کریگی۔ اور نظارت بیت المال ان کی پابندی کرائیگی اس کے بعد بجٹ آمد کے متعلق نمائندگان کی آراء لی گئیں۔ متفقہ طور پر بجٹ آمد منظور کرنے کی حضور سے درخواست کی گئی۔ اور حضور نے نمائندگان کی آراء کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے بجٹ آمد منظور فرمایا۔

اس کے بعد بجٹ اخراجات پیش کیا گیا۔ جس پر کافی دیر تک تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں بہت کچھ اضافہ کے ساتھ ۱۳۴۴۴۰۸۸ کا بجٹ اخراجات نمائندگان نے متفقہ طور پر منظور کرنے کی درخواست کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری کا اعلان فرمایا اس پر اجلاس ۱/۲ ۶ بجے شام برخاست ہوا۔

۲۱ اپریل کو اجلاس ۱/۲ ۸ بجے صبح شروع ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ پھر نظارت بیت المال دفتر بہشتی مقبرہ اور نظارت اعلیٰ کی تجاویز مندرجہ ایجنڈا پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور ہر تجویز کے بعد تفصیلی گفتگو کا موقعہ عطا فرماتے بموافق ومخالف آراء شمار کراتے اور پھر اپنا فیصلہ صادر فرماتے۔ اس طرح حضور نے جن تجاویز کے متعلق آراء شماری کرائی۔ ان سب میں حضور نے اپنا فیصلہ کثرت رائے کے حق میں دیا۔ جن لجنات کو ایجنڈا کی تجاویز کے متعلق رائے دینے کا حق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عطا فرما چکے ہیں۔ ان میں سے اب کے بھی بہت کم لجنات نے اپنی رائے بھیجیں اور جنہوں نے بھیجیں۔ وہ جناب شیخ عبدالحمید صاحب موقعہ اور محل پر مجلس میں پیش کرتے رہے اجلاس کے اختتام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی۔ اسکا خلاصہ دوسری جگہ درج ہے۔ آخر میں حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی انگلستان کو روانگی

۱۹ اپریل شام کے ۷ بجے کی گاڑی سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے مرزا منصور احمد صاحب انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کوٹھی دار البرکات میں خاندان نبوت کے افراد اور دیگر دوستوں سمیت دعا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس وقت فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تقریب میں رونق افروز تھے۔ اور باہر سے تشریف لانے والے اصحاب سے گفتگو فرما رہے تھے۔ حضور نے صاحبزادہ صاحب سے وہیں معانقہ اور مصافحہ فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کیطرف سے ٹیکنیکل ٹریننگ اور ولائت کی فیکٹریوں میں صنعتی تجربہ حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ سفر خیریت سے تمام ہو۔ اور وہ کامیاب وکامران واپس تشریف لائیں

۷ اپریل کو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی کیطرف سے صاحبزادہ صاحب موصوف کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ حافظ بشیر احمد صاحب جنرل مینیجر نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں انکی اعلیٰ خدمات اور کارکنوں سے حسن سلوک کا ذکر کیا گیا۔ اور ان کی خیریت اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی

معلوم ہوا ہے کہ حالات کے موافق ہونے کی صورت میں صاحبزادہ صاحب موصوف بعض دیگر مغربی ممالک میں بھی تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر واقعاتی شہادتیں

(۲)

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ مسل سرکار بنام عبدالحمید زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند (حلف دروغی) اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے ماتحت اب تک محفوظ پڑی رہی اور حسب معمول اسے تلف نہ کیا گیا۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدمات کی کتاب "عدالتی نشانات" کی تالیف شروع کی۔ تو یہ مسل مجھے اتفاقیہ طور سے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں مل گئی اور اس کے متعلق ایک مختصر مضمون الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں درج کیا گیا۔ اس مسل کا پہلے میں نے خود معائنہ کیا ڈگلس صاحب کا فیصلہ جو کہ ۳۴ صفحہ کا تھا۔ چونکہ صاف طور پر پڑھا نہیں جاتا تھا اس لئے ۱۰ / ۱۲ / ۴۵ کو میں نے محکمہ نقول گورداسپور میں ارجنٹ فیس پر نقل کی درخواست دیدی۔ تقریباً ایک ماہ تک محکمہ نقول والے اس فیصلہ کو پڑھنے کی کوشش کرتے رہے مگر کامیاب نہ ہوئے ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر کے ہیڈ کلرک صاحب نے بھی بہت زور مارا مگر وہ بھی نہ پڑھ سکے۔ جب میں دوبارہ نومبر ۱۹۴۵ء میں اس کے لئے گیا۔ تو سرکاری طور سے درخواست پر یہ رپورٹ لکھی ہوئی دیکھی کہ "فیصلہ مذکور کے صفحات پھٹے ہوئے ہیں۔ ٹھیک مطلب حل نہیں ہوتا"۔ محکمہ کے افسر نے زبانی مجھ سے کہا کہ دراصل فیصلہ پڑھا نہیں جاتا اور یہ کہ میں اس فیصلہ کے پڑھنے کا بندوبست خود کرلوں۔ ادھر محافظ خانہ کے انچارج صاحب (جو ایک سکھ صاحب تھے) کو جب پتہ لگا کہ نقل کا معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے اپنے ماتحت عملہ سے کہا۔ کہ اس کو فوراً تلف کر دیا جائے۔ اس پر مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ پرانی مسل ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تلف ہو جائے میں نے محافظ دفتر سے کہا کہ یہ مسل ہمارے سلسلہ کی تاریخ کا ایک اہم جزو ہے۔ میں مرکز سے مشورہ کر کے ڈی سی کو درخواست دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس مسل کو تلف نہ کیا جائے۔ بلکہ مستقل ریکارڈ رکھا جائے۔ محافظ صاحب نے مجھے تو تسلی دیدی کہ مسل تلف نہیں ہوگی۔ آپ اپنی چارہ جوئی کرلیں مگر اپنے ماتحت عملہ کو یہی کہا۔ کہ یہ مسل اب تک کیوں پڑی ہے اسے جلد تلف کرو۔ تقریباً ایک ماہ بعد یعنی ۱۲ / ۹ / ۴۵ کو میں پھر گورداسپور بہ ارادہ لے کر گیا کہ ڈی۔ سی کو اس مسل کا فوٹو گراف کرنے کی درخواست دونگا۔ گورداسپور پہنچ کر یہ خیال آیا کہ ایسا نہ ہو مسل تلف ہو گئی ہو۔ درخواست سے پہلے یہ تو معلوم کرلوں کہ مسل ہے بھی یا تلف ہو چکی ہے اس مرحلہ پر میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح وہ مخفی طاقتوں اور تصرفات کے ذریعے اپنے بندوں کی امداد کرتا ہے۔ محافظ خانہ میں جاکر دیکھا کہ وہ سکھ انچارج صاحب جنہوں نے تلفی مسل کا حکم دیا تھا بدل گئے۔ تلف کرنے والے کلرک سے جو میں نے اس مسل کے متعلق پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کی غیر حاضری میں بارہا کوشش کی کہ یہ مسل مجھے مل جائے۔ تو میں تلف کردوں مگر باوجود پانچ چھ بار کوشش کرنے کے مسل مجھے نہیں مل سکی۔ اللہ اکبر کیا تصرف الٰہی تھا۔

یہ اطمینان کر کے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے ماتحت یہ مسل تلفی سے بچی ہوئی ہے۔ میں نے ڈی۔ سی کو درخواست دی کہ مجھے اس مسل کے فوٹو گراف کرانے کی اجازت دی جائے۔ ڈی۔ سی نے درخواست پڑھ کر حیرانی سے پوچھا کہ کیا یہ مسل اب تک محافظ خانہ میں موجود ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تب آپ نے کہا کہ اس مسل میں کیا خاص بات ہے کہ آپ اس کو فوٹو گراف کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے مارٹن کلارک والے مقدمہ کے مختصر حالات بیان کئے اور بتایا کہ اس مقدمہ کے نتیجہ میں عبدالحمید کو حلف دروغی میں سزا ہوئی تھی۔ اور یہ وہی مسل ہے۔ اس پر آپ نے ازراہ مہربانی فوٹو گراف کرنے کی اجازت دے دی۔

فوٹو گرافر صاحب نے دس روپیہ فی صفحہ کے حساب سے ۳۴۰ روپے طلب کئے۔ اس پر میں نے فیصلہ کا پہلا اور آخری صفحہ فوٹو گراف کرا کر چھوڑ دیا چونکہ دو فوٹو سے کام نہ چلتا تھا میں نے تہیہ کرلیا کہ جس طریق سے بھی ہوسکے مکمل نقل حاصل کی جائے۔ اس سلسلہ میں کسی پرانے نقل نویس کی تلاش شروع کی امرتسر سے بوس کو بلوایا۔ نہ ملا۔ بالآخر گورداسپور میں بابو تلک رام صاحب ریٹائرڈ نقل نویس کو دس گنا زیادہ اجرت دیکر نقل تیار کرائی۔ مجھے یہ یوں معلوم ہوا کہ اس بڈھے نقل نویس کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے واسطے زندہ رکھا ہوا تھا۔

میں اس قدر تگ و دو کرنے پر اس لئے آمادہ ہوا۔ کہ میں نے دل میں خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نشان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف کے ماتحت ۴۷ سال تک محفوظ رکھا اب یہ ہماری نالائقی ہوگی اگر ہم اسے پڑھ بھی نہ سکیں۔ اس خیال سے میں نے ہر ایک تکلیف کو راحت سمجھا اور ہر خرچ خوشی سے برداشت کیا۔ فیصلہ کے پڑھنے سے کئی ایک باتوں کا انکشاف ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی نشانات ملے۔ اب تک یہ خیال تھا کہ عبدالحمید کے خلاف ڈوئی صاحب نے مقدمہ چلایا تھا۔ مگر اس فیصلہ سے معلوم ہوا کہ عبدالحمید کے خلاف مقدمہ پنجاب گورنمنٹ کے ایماء پر چلایا گیا۔ مسل میں حضرت اقدس کی طرف سے یا کسی احمدی کی طرف سے مقدمہ چلائے جانے کی نسبت کوئی درخواست نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اس فیصلہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک کی صداقت اور بھی زیادہ واضح طریق سے ثابت ہوتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مارٹن کلارک والا مقدمہ ختم ہوا تو عبدالحمید یہاں سے چلا گیا مگر مندرجہ بالا پیشگوئی کی تعزیر اس کے پیچھے لگی ہوئی تھی وہ کوہاٹ میں جاکر کسی اور جرم میں ماخوذ ہوگیا وہاں سے مفرور ہوا تو راولپنڈی میں جاکر گرفتار ہوگیا۔ اور ڈگلس صاحب کی عدالت سے سزایاب ہوا جس کی نقل میں نے حاصل کی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ کی بھی عجیب شان ہے کہ مقدمات میں جو شخص بھی حضور کے مقابلہ میں آیا اس نے یا تو اطاعت قبول کی یا وہ فنا ہوگیا تازہ تحقیقات سے مجھے پتہ لگا ہے کہ یہی عبدالحمید ۱۹۱۰ء میں حیدرآباد (دکن) میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا تھا۔ اس روایت کی تصدیق آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ نے بھی کی وہ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں تحفہ شہزادہ ویلز کا ترجمہ کر رہا تھا تو میں ایک لفظ کا ترجمہ کرنے لگا۔ جو ذرا سخت لفظ تھا۔ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سخت لفظ استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اب عبدالحمید احمدی ہوچکا ہے۔

عبدالحمید کے مقدمہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق حسنہ اور رواداری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اگرچہ عبدالحمید نے عیسائیوں سے ملکر حضور کے خلاف ایک بہت بڑی سازش میں حصہ لیا تھا مگر اختتام مقدمہ پر حضور نے مارٹن کلارک یا عبدالحمید کے خلاف مقدمہ چلانے سے انکار کر دیا مگر پادری صاحبان نے یہ رویہ اختیار کیا کہ گو عبدالحمید نے انکی خاطر برسر اجلاس جھوٹ بولا تھا اور ایک بہت بڑے گناہ اور جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ مگر پادریوں نے اسے یہ بدلہ دیا کہ گورنمنٹ کو تحریک کر کے اس پر دو سال کے بعد مقدمہ چلوایا اور اسے قید کرا دیا۔

مخالفین کے لئے مقام فکر ہے۔ آدمی جھوٹ بول سکتے ہیں واقعات جھوٹ نہیں بولتے۔

(خاکسار ضیاء الدین قریشی ایڈووکیٹ قادیان)

چندہ "توسیع کالج" کے متعلق ایک ضروری اعلان

مندرجہ ذیل تحریک تمام جماعتوں اور افراد کو بھجوائی گئی ہے۔ اور اب اخبار الفضل میں بدیں وجہ شائع کرائی جاتی ہے۔ کہ جملہ احباب اس کے کوائف اور اسکی اہمیت سے آگاہ ہو جائیں۔ اور اگر یہ تحریک کسی وجہ سے کسی جماعت یا فرد کو نہ پہنچی ہو۔ تو اب اس کے مطالعہ کے بعد مطابق نمونہ فارم تیار کر کے وعدے لے کر دفتر ہذا کو مطلع فرما سکیں۔ دفتر ہذا اس چٹھی کے جواب کا منتظر ہے۔

(خاکسار ناظر بیت المال)

تحریک توسیع تعلیم الاسلام کالج

(رقم زدہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب کو معلوم ہے۔ کہ دو سال سے قادیان میں کالج کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس سال ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے طالب علم امتحان دیں گے۔ اور پاس ہونے والے بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی میں داخل ہونگے۔ چونکہ ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی تعلیم کا منتہیٰ نہیں ہیں۔ اس لئے تکمیل تعلیم کے لئے بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی جماعتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن کے کھولنے کے لئے صرف عمارت اور فرنیچر اور سائنس کے سامان کا اندازہ ایک لاکھ ستر ہزار کیا جاتا ہے۔ اور کل خرچ پہلے سال کا دو لاکھ پانچ ہزار بتایا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے کمشن آکر بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی جماعتوں کے کھولنے کی سفارش کر چکا ہے۔ اب صرف ہماری طرف سے دیر ہے۔ اس وقت اگر ہم یہ جماعتیں نہ کھولیں گے۔ تو جماعت کے لڑکے ایک تو اعلیٰ تعلیم کے لئے پھر دوسرے کالجوں میں جانے پر مجبور ہوں گے۔ دوسرے بہت سے لڑکوں کو دوسرے کالج لینگے ہی نہیں۔ کیونکہ اکثر کالج دوسرے کالجوں کے لڑکوں سے تعصب رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لڑکوں کی عمریں تباہ ہونگی۔ تیسرے جو غرض کالج کے اجراء کی تھی۔ کہ لامذہبیت کے اثر کا مقابلہ کیا جائے۔ اور خالص اسلامی ماحول میں پلے ہوئے نوجوانوں کو باہر بھجوایا جائے۔ وہ فوت ہو جائے گی۔ پس ان حالات میں میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کالج کی بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کی جماعتیں کھول دی جائیں۔ اور اسی سے دعائے کامیابی کرتے ہوئے میں جماعت احمدیہ کے مخلص افراد سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دو لاکھ کی رقم اس سال میں پوری کر دیں۔ تاکہ یہ کام تمام و کمال جلد مکمل ہو کر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے۔

میں نے اپنے آپ کو ایک نمونہ بنانے کے لئے دس ہزار روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے پہلے اس سال میں دس ہزار تحریک جدید میں اور پانچ ہزار مدرسہ احمدیہ کے وظائف کے لئے دے چکا ہوں۔ اور ان چندوں کے علاوہ نو دس ہزار کی مزید رقم میں نے ادا کی ہے۔ یا کرنی ہے۔ اور گو یہ میرے ارادے میری موجودہ حالت کے خلاف ہیں۔ لیکن وہ مال جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کام نہیں آتا۔ کس کام کا؟ ہماری زبان میں محاورہ ہے۔ کہ بھاڑ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔ پس وہی روپیہ ہمارا ہے۔ جو دین میں خرچ ہو۔ جو ہم نے کھایا وہ گنوایا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا وہ لیا۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ چندوں کی کثرت سے گھبرائیں نہیں۔ بلکہ خوشی سے کو دیں۔ اور سمجھیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ احباب اس تحریک کو ایک بار نہ سمجھیں گے بلکہ ایک عظیم الشان انعام سمجھتے ہوئے اس کے حصول کے لئے کھلے دلوں کے ساتھ چندہ دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں۔ کہ اگر ان میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اس کام کے لئے آگے آ گئے۔ تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی غریب امیر اس کام میں حصہ لے۔ جو ہزاروں دے سکتے ہیں۔ وہ ہزاروں دیں۔ اور جو سینکڑوں دے سکتے ہیں وہ سینکڑوں دیں اور جو بیسیوں دے سکتے ہیں وہ بیسیوں دیں۔ اور جو روپیہ دو روپیہ دے سکتے ہیں وہ روپیہ دو روپیہ دیں۔ اور جو چند پیسے دے سکتے ہیں وہ چند پیسے ہی دیں۔ تا اس اسلامی عمارت میں آپ میں سے ہر بڑے چھوٹے کا حصہ ہو۔ اور دجالی لشکر کے مقابلہ کے لئے تیار کئے جانے والے لشکر کے سامان میں آپ کا روپیہ بھی لگا ہوا ہو۔

میں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کہتے ہوئے اس کاغذی ناؤ کو تقدیر کے دریا میں پھینکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے اتارے جو اسے کامیابی کی منزل پر پہنچا دیں۔ اور اپنے الہام سے مخلصوں کے دلوں میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کرے۔ اور پھر ان کی قربانی کا ادھار نہ رکھے۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر اس کا بدلہ دے۔ اللّٰھم آمین۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

از ناصر آباد سندھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک جماعتوں اور بعض معزز افراد کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی جاتی ہے کہ جماعتوں کے عہدہ دار اور افراد اس تحریک کے ماتحت اپنے وعدے فہرست میں لکھ کر جلد از جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یا نظارت بیت المال میں ارسال فرمائیں۔ اور پھر نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے وعدوں کا ایفاء فرمائیں۔

ان وعدوں کا تفصیلی ریکارڈ دفتر بیت المال میں رکھا جائیگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعتوں کے عہدہ دار اس چندہ کی رقم بھیجتے وقت اس کی مد کا نام "توسیع کالج" تحریر کیا کریں۔ اور تفصیل اسم وار بھی ضرور بھیج دیا کریں۔ تاکہ وصول شدہ رقم کو متعلقہ احباب کے کھاتوں میں درج کیا جا سکے۔

جوں جوں وعدے وصول ہوتے جائیں گے ان کی اسم وار فہرست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض اطلاع و دعا پیش کی جایا کریگی۔

احباب ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تحریک میں اپنی جیب خاص سے دس ہزار روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ رقم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ابتدائی وعدہ "اجرائے کالج" کی رقم سے جو پانچ ہزار تھی۔ ٹھیک دو چند ہے وجہ یہ ہے کہ تمام احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسوہ حسنہ کی اقتداء میں جو چندہ انہوں نے اجرائے کالج کی ابتدائی تحریک میں دیا تھا اب اس کے مقابلہ میں کم از کم دو چند رقم اس مد میں پیش فرمائیں گے تاکہ نہ صرف اس تحریک کی رقم پوری ہو جائے بلکہ پہلی تحریک میں جو کمی رہی ہوئی ہے اس کا ازالہ بھی ہو جائے۔

ناظر بیت المال

نمونہ فہرست چندہ برائے توسیع تعلیم الاسلام کالج قادیان دارالامان

منجانب .... مقام .... ڈاکخانہ .... ضلع ....

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ مع مکمل پتہ	ماہوار آمد	رقم موعودہ	کب اور کس طرح پر ادا کیا جائیگا	کیفیت

قطعہ

"مصلح موعود" جو آنا تھا وہ موجود ہے
انتظارِ غیر اب لاحاصل و بے سود ہے
کون ہے "نورِ خدا" حق و صداقت کا نشاں
ہے اگر چشمِ بصیرت دیکھ! وہ "محمود" ہے

ایدہ اللہ تعالیٰ

احقر محمد ابراہیم شاد احمدی۔ مومن ضلع شیخوپورہ

اِحیاءِ اسلام ——— اور ——— مدرسہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک زمانہ اسلام پر ایسا آئے گا۔ جبکہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا فقط نقش موجود ہوگا۔ حقیقی علم اور معرفت دنیا سے مفقود ہوگی۔ تب مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اسلام کو زندگی بخشے گا۔ اور اس فارسی الاصل شخص کے ذریعہ ایمان دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا۔ اور اسلام کا روشن چہرہ منور ہو کر دنیا کے سامنے چمکے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی حرف بحرف اپنی پوری تفاصیل سے اس زمانہ میں پوری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی و بشارت کے مطابق عین ضرورت و وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اسلام کی حالی۔ مالی۔ قولی اور لسانی وہ خدمت کی۔ کہ دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور آپ نے خدائی الہام یحی الدین ویقیم الشریعۃ کے مطابق دین اسلام کو ازسرنو زندہ کیا اور یہ زندگی دلائل و براہین۔ نشانات و معجزات کی زندگی تھی۔ اور شریعت اسلامیہ کے احکام۔ اوامر و نواہی کو ازسرنو دنیا میں قائم کیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی یعنی سیرۃ و سوانح پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے۔ تو یہی نظر آتا ہے۔ کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ہر آن اسلام کی خدمت اور ان کی حیات روحانیہ میں صرف ہو رہا ہے۔ اور آپ کے دل میں ہر امنگ اور آرزو یہی پیدا ہوتی ہے۔ کہ اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہو۔ اور دین محمدی اپنی تمام برکتوں سے دنیا میں پھیل جائے۔ اور دنیا کے لوگ اسلامی ثمردار درخت کے سایہ کے نیچے امن و آرام کی زندگی بسر کریں اور اس کے تازہ اور شیریں پھلوں سے لطف اندوز ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقصد عالی کے حصول کے لئے حتی الامکان تقاریر و تصانیف۔ معجزات و نشانات اور دعاؤں کے ذریعہ سے کوشش و سعی کی اور آنیوالی نسلوں کے لئے ایسے پاکیزہ اور زندگی بخش علوم کا چشمہ جاری کر دیا جس سے فیض یاب ہو کر لوگ دوسروں کی روحانی حیات کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور بن رہے ہیں۔ چنانچہ آج قریباً دنیا کے ہر ملک میں حضور علیہ السلام کی روحانی فوج کے سپاہی علم توحید کے علمبردار۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمتگزار۔ اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہے اور ان کی کوشش و سعی کے شاندار اور بابرکت نتائج نکل رہے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی کشش و جاذبیت ان لوگوں کے قلوب کو اسلام کی طرف مائل کر رہی ہے۔ مگر ایسے مجاہدین کی تعداد فی الحال قلیل ہے۔ اور خدا کے مسیح کا مشن وسیع ہے۔ تبلیغی مطمح نظر کے پیش نظر مبلغین کی یہ قلیل تعداد کسی حالت میں بھی مکتفی نہیں ہو سکتی اس لئے ضرورت ہے کہ جماعت میں ایسے مجاہدین اور روحانی سپاہیوں کی کثیر تعداد جلد از جلد تیار کر کے میدان کارزار میں بھیجی جائے کیونکہ رحمانی اور شیطانی فوجوں کی جنگ جاری ہو چکی ہے۔ اور شیطان اپنا ساز و سامان اور لشکر لے کر میدان مذہب میں کود چکا ہے۔ اس شیطانی لشکر کی یلغار کا اگر کوئی قوم مقابلہ کر سکتی ہے۔ تو وہ صرف احمدیہ فوج کے سپاہی ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس فوج کو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ہتھیاروں سے مسلح کیا ہے اور ان کی رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی ہے۔

موجودہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ احمدی فوج کا ایک سپاہی شیطانی لشکر کے لاکھ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور دشمن کے سپاہی اس ایک روحانی سپاہی کے سامنے ہی لرزہ براندام ہیں۔ پس ضرورت ہے۔ کہ جلد از جلد مزید اور کثیر تعداد میں احمدی سپاہی روحانی ہتھیاروں سے مسلح اور ٹرینڈ کر کے میدان جنگ میں بھیجے جائیں۔ تاکہ وہ کفر پر فتح پا کر لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام و احمدیت بنائیں۔

قادیان احمدیہ جماعت کا مرکز اور روحانی فوج کی چھاؤنی ہے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں۔ روحانی فوج کا ٹریننگ سنٹر اور تبلیغی جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور اسلام کے احیاء اور زندگی کا یہیں سامان تیار ہو رہا ہے۔ اکثر مجاہدین اسلام جو اس وقت مختلف ممالک میں طاغوتی طاقتوں سے برسر پیکار ہیں۔ وہ اسی ٹریننگ سنٹر کے ٹرینڈ ہیں اور یہیں کے چشمہ حیات سے سیراب ہو چکے ہیں۔

ہمارے قائد اعظم اور روحانی افواج کے سپہ سالار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ روحانی جنگ کی موجودہ رفتار کے پیش نظر جماعت سے یہ بار بار مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ دوست اپنے بچوں کو اس روحانی درسگاہ میں داخل کروائیں۔ تاکہ ان کے بچے اس جگہ سے ٹریننگ حاصل کر کے اس روحانی جہاد میں شامل ہوں نیز فرمایا کہ ایمان کی کم از کم علامت یہ ہے کہ ہر خاندان ایک ایک لڑکا دین کی خدمت کے لئے دے۔ پس جو شخص اس وقت اسلام اور احمدیت کی ضرورت کے پیش نظر اپنے پیارے اور محبوب قائد کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچے دین کے لئے وقف نہیں کرتا۔ وہ یقیناً اسلام کا سچا ہمدرد و غمخوار نہیں۔ العیاذ باللہ

یہ روحانی ٹریننگ سنٹر (مدرسہ احمدیہ) ۱۶ اپریل سے کھل چکا ہے۔ ان والدین سے جن کے بچے انگریزی مڈل پاس کر چکے ہیں۔ اپیل ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب قائد کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔ نیز ان نوجوانان احمدیت سے خطاب ہے۔ جنہوں نے امسال مڈل پاس کیا ہے۔ کہ آؤ۔ اسلام کو تمہاری خدمات کی ضرورت ہے۔ اس مدرسہ میں داخل ہو کر روحانی ٹریننگ حاصل کرو۔ خود زندہ ہو۔ اور دوسروں کے لئے روحانی زندگی کا سامان مہیا کرو۔

اور دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان کارزار میں پہنچ کر ایسے کارنامے بجا لاؤ کہ آنے والی نسلیں تم پر ناز کریں۔

ولِلّٰہِ درّ القائل ؎

انما المرء حدیث بعدہٗ
فکن حدیثاً حسناً لمن وعیٰ

احقر شریف احمد امینی مولوی فاضل
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی مجالس کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔

”خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیئے۔ کہ خدام الاحمدیہ کی پڑھائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور اس بات کی نگرانی کیجائے۔ کہ کون کون سٹڈی کے وقت میں گلیوں میں پھرتا ہے۔ اس بات کی نگرانی کے لئے کچھ خادم ہر روز مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ ان کو جہاں کوئی خادم بازار میں پھرتا ہوا مل جائے۔ اسے پوچھیں کہ تمہارا سٹڈی کا وقت ہے۔ اور تم بازار میں کیوں پھر رہے ہو۔ اگر اس بات کی نگرانی کی جائے۔ تو ایک تو طالب علموں میں آوارگی کی عادت نہ رہے گی۔ اور دوسرے وہ پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لیں گے۔ ہمارے طالب علموں کی پڑھائی کی موجودہ حالت بہت قابل افسوس ہے۔ اور ہمارے سکول کے نتائج اسوقت تمام سکولوں سے بدتر ہیں“

جملہ قائدین اور زعماء کرام کا فرض ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر اپنے اپنے اراکین کی پڑھائی کے چارٹ تیار کر کے ان کی باقاعدہ نگرانی کریں۔ احمدیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ہم ہر میدان میں فاستبقوا الخیرات کا شاندار نمونہ دکھائیں۔ تعلیمی کمال ہم تبھی حاصل کریں گے۔ جب اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قائدین اور زعماء اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے فوری طور پر اس کے متعلق عملی قدم اٹھا کر رپورٹ کریں گے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۴۲۸ منکہ انیس الرحمٰن ولد منشی عزت اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ زراعت و وکالت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چیزوگرام ڈاکخانہ بازلیت پور ضلع میمن سنگھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

(۱) موروثی جائیداد واقع چیزوگرام چودھری صاحب مرحوم کی طرف سے دستیاب ہوئی ہے۔ وہ ایک رہائشی مکان خام ہے جو تخمینًا ایک بیگھہ ہے۔ جس کی قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور زرعی زمین ۵ بیگھہ ہے۔ جس کی قیمت -/۱۰۰۰ RS ہوگی۔ اور ۲ باغ ہیں۔ جو ۳ بیگھہ ہوگی قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ (۲) خود پیدا کردہ زرعی زمین موضع چیزوگرام ہیں ۲۰ بیگہ ہے جس کی قیمت -/۴۰۰۰ ہوگی۔ اور موضع مانچ پاڑہ میں ۸۰ بیگہ زرعی زمین ہے جس کی قیمت -/۸۰۰۰ ہوگی۔ ہذا خود پیدا کردہ زرعی زمین جو موضع چیزوگرام اور مانچ پاڑہ میں ہے۔ وہ اندازاً ایک ہزار -/۱۰۰۰ بیگہ ہوگی۔ یہ ساری زمین میری کمائی میں سے خریدی گئی ہے۔ لیکن بعض قانونی نکات کی وجہ سے میری اہلیہ حمید اختر خاتون صاحبہ کے نام پر خرید اگیا ہے مگر یہ زمین میرے قبضہ میں ہے۔ اس لئے میرے دینے کا حق ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے کل جائیداد ۱۰۹۱ بیگہ زمین ہے۔ جس کی قیمت اندازاً RS -/۱۵۰۰۰ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ -/۳۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت میری وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد انیس الرحمٰن

P.O. Bajit Pur
Distt: Mymansingh
Bangal

گواہ شد:۔ محمد عبد العزیز پریذیڈنٹ کھیا ضلع میمن سنگھ بنگال۔ گواہ شد:۔ سید سعید احمد موصی انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد:۔ خورشید احمد شاد مولوی فاضل واقف تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ محمد احمد جلیل واقف تحریک جدید۔

۹۴۲۹ منکہ غلام رسول ولد لو بلا قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ماہ ۱۱ ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میری ملکیت اراضی تعدادی ۵ گھماؤں ہے۔ جس میں سے ایک بیگہ اراضی میرے قبضہ میں ہے باقی اراضی مبلغ -/۱۴۰۰ میں رہن ہے رہن کا روپیہ نکال کر باقی جس قدر بنے میں ادا کردوں گا۔ اس کے علاوہ ایک ٹکڑہ سفید اراضی دیہہ شاملات برائے مکان رہائشی جس میں میرا نصف ہے۔ جس کے رقبہ کا مجھے علم نہیں۔ اس تمام مذکورہ بالا جائیداد کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر صدر انجمن چاہے۔ تو مجھ سے ہبہ کرالے اور بازاری نرخ پر قیمت وصول کرے۔ تو میں بخوشی ہبہ کردوں گا۔ یا بازاری نرخ خود ادا کردوں گا۔ اس کے علاوہ اب میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ غلام رسول ساکن مانگا سیالکوٹ

گواہ شد:۔ مولوی علی احمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ چوہدری سردار خان بقلم کاتب الحروف

گواہ شد عبد الکریم سیکرٹری جماعت مانگا۔

۹۴۳۰ منکہ عبد المنان ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قوم جٹ ہنجراء پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۶½ سال پیدائشی احمدی ساکن مبشر منزل محلہ دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ماہ ۳ ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۹۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ جمعدار عبد المنان حنیف کلرک قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

قادیان میں باموقع سکنی اراضیات

اب جبکہ عمارت کے سامان دستیاب ہونے میں سہولتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت طبعی خواہش محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ وہ قادیان میں مکان بنائیں اُن کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے پاس نہایت باموقع سکنی زمینیں موجود ہیں۔ جو اُن کو موجودہ مناسب نرخ پر مل سکیں گی۔ اسکے لئے خواہشمند احباب مجھے ملیں یا میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ نیز جو احباب قادیان میں سکنی زمینیں فروخت بھی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مجھ سے ملیں۔ جس کی اُن کو انشاء اللہ مناسب قیمت ادا کی جائے گی۔ اور تمام لین دین باقاعدہ کاغذ پر نظارت امور عامہ کی اجازت سے ہوگا۔ اُمید ہے۔ ضرورتمند احباب فوری توجہ فرمائیں گے:۔

خاکسار مرزا منور احمد منیجنگ ڈائرکٹر لینڈ ڈائریکشن کمپنی قادیان
بیت الحمد دارالانوار قادیان

مکینیکل اینڈ سٹورز لمیٹڈ قادیان

نے

بلڈنگ میٹیریل اور بلڈنگ اور مکانات بنانے کے ٹھیکے لینے کیلئے کمرشل سٹور کے نام سے اپنی برانچ جاری کی ہے۔ مکانات کے نقشے اور اسٹیمیٹ وغیرہ صحیح طور پر نہایت محنت سے تیار کئے جاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام کام کفائت اور دیانت سے ہوگا۔ اور بلڈنگ میٹیریل بھی بہت کفائت سے مہیا کیا جائیگا۔ آزمائش شرط ہے

المشتہر سید عبدالحی آف منصوری منیجنگ ڈائرکٹر

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔۔۔۔ ۱۔۔۔
پیارے امام کی پیاری باتیں ۔۔۔۔ ۱۔۔۔
اسلامی اصول کی فلاسفی ۔۔ ۔۔۸۔۔
نماز مترجم بڑی سائز ۔۔ ۔۔۴۔۔
ہر انسان کو ایک پیغام ۔۔ ۔۔۴۔۔
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں ۔۔۲۔۔
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ ۔۔۳۔۔
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات ۔۔۲۔۔
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۔۔۲۔۔
مختلف تبلیغی رسالے ۔۔ ۔۔۴۔۔۱
ملفوظات امام زمان ۔۔ ۔۔۔۵

جملہ پانچ روپے کا سیٹ مع ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جاویگا
۲/۸/۰ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دیجائینگی

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

شباکن

ملیریا کی کامیاب دواہے
کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہتے ہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۳ ار

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

ایک دوست عمر ۴۹ سال تعلیم مڈل ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس ستر روپے۔ مالک مکان قیمتی ایک ہزار روپے علاوہ زیورات قیمتی ایکہزار روپے۔ بیوہ یا باکرہ کے ساتھ بلا شرط قومیت۔ نکاح ثانی چاہتے ہیں۔ فوت شدہ بیوی سے ایک لڑکی عمر ۱۴ سال ہے
خط وکتابت رشید احمد صاحب پوسٹمین نگرور ریاست جیند سے ہو۔ دانچارج شعبہ رشتہ ناطہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ بنگال میں کانگرس اور مسلم لیگ کی ملی جلی وزارت بنانے کے سلسلے میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ بنگال کانگرس اسمبلی پارٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مسلم لیگ کے ساتھ مل کر وزارت نہ بنائی جائے۔

کان پور ۲۱ اپریل کل رات یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر رائل ایر فورس کی بارکوں میں خوفناک آتشزدگی رونما ہوئی۔ ایک سو سے زیادہ بارکیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ ہے

دہلی ۲۰ اپریل۔ حکومت ہند کے محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۴۶ء کے پہلے نصف حصہ میں ہندوستان کو جو ۱۰ لاکھ ٹن اناج دینے کا وعدہ برطانیہ کے وزیر خوراک مسٹر بی۔ این سمتھ نے کیا تھا۔ اگر اس کوٹا میں کمی کرنے کی کوشش کی گئی تو حکومت ہند کا محکمہ خوراک اس کی مخالفت کرے گا۔

لاہور ۲۱ اپریل چوہدری لہری سنگھ وزیر پبلک ورکس نے ایک وفد کو ملاقات کے دوران میں بتایا کہ گورنمنٹ پنجاب کا ساری موٹر انڈسٹری پر قبضہ کر لینے کا ارادہ ہے۔ امرتسر میں سرکاری بس سروس جاری کرنے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج لنڈن کے اخبارات کے پہلے صفحوں پر ہندوستان کے متعلق جلی حروف میں یہ خبریں درج تھیں۔ کہ ہندوستان اس وقت خانہ جنگی کے دہانہ پر کھڑا ہے ہندوستان میں قحط کا خطرہ نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ کانگرس اور لیگ کے درمیان باہمی سمجھوتہ کا امکان بالکل جاتا رہا۔ ہے اب ہندوستانی لیڈر یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ کیبنٹ ڈیلیگیشن ہندوستان کو آنے والی مصیبت سے بچائے گا۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ بحری کمیٹی نے سینٹ کو سفارش کی ہے کہ ایٹم بم کے تجربات میں کل ۹۷ جہازوں کو استعمال کیا جائے۔ جن میں ۲۳ امریکن لڑاکے بحری جہاز اور تین سابق دشمن ہوائی جہاز بھی شامل ہوں گے

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ امریکن حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ایرانی حکومت نے نوٹس دیا ہے کہ وہ ایران سے باہر بھیجی جانے والی خبروں پر سنسر بٹھانا چاہتی ہے۔

لکھنو ۲۱ اپریل بیان کیا جاتا ہے کہ یو پی گورنمنٹ نے علی گڑھ یونیورسٹی کے چانسلر اور لارڈ ویول سے سرکاری طور پر مطالبہ کیا ہے کہ یونیورسٹی مذا کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین کو اس عہدے سے علیحدہ کر دیا جائے اس مطالبے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ کے عہد میں لڑکوں میں ڈسپلن بالکل نہیں رہا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آئندہ چند ہفتوں میں برطانوی فوجیں یونان سے واپس بلا لی جائیں گی کیونکہ انتخابات ختم ہو چکے ہیں۔ اور امن قائم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب برطانوی فوجوں کو یونان میں رکھنے کی ضرورت نہیں

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ ٹاٹا نگر فیکٹری میں جن ساڑھے سات ہزار مزدوروں نے ہڑتال کی تھی وہ ابھی تک جاری ہے۔ ہڑتالی ابھی تک پر امن ہیں۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کی موجودہ کولیشن حکومت میں شدید اختلافات کے باعث سابق وزیر اعظم جنرل ڈیگال کی پارٹی حکومت سے علیحدہ ہو جائیگی اور جنرل ڈیگال کی قیادت میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے گی۔ موجودہ حکومت ۵ مئی تک مستعفی ہو جائے گی۔ اس کے بعد عوام کی آراء شماری سے نیا آئین مرتب کیا جائیگا۔ اس وقت متنازعہ فیہ مسئلہ یہ ہے کہ پائدار حکومت کے لئے ادنے اور اعلیٰ دو ایوان ہوں یا صرف ایک ہی ایوان ہو۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل حکومت روس نے حال ہی میں امریکہ سے ایک ارب ڈالر قرضہ مانگا تھا۔ حکومت امریکہ نے روس کو مطلع کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات سے آگاہ کرے۔

ڈھاکہ ۲۱ اپریل۔ ڈھاکہ شہر میں پولیس کے کانسٹیبلوں نے آج صبح سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ انہوں نے آج جلوس نکالا جو شکایات و مطالبات کے متعلق نعرے لگاتا ہوا بازاروں سے گذرا۔ اور جلوس ختم ہو جانے کے بعد اعلیٰ پولیس افسروں نے انہیں کام پر واپس چلے آنے کا مشورہ دیا۔ لیکن ہڑتالیوں نے اعلان کر دیا کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوں گے ہم کام پر واپس نہیں آئیں گے۔ آج شہر میں ٹریفک کے سپاہی بھی ڈیوٹی پر موجود نہ تھے۔

نیورمبرگ ۲۱ اپریل۔ نازی لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے دوران ملزم ہینس فرینک نے یہ اعتراف کیا کہ نازیوں نے مختلف کیمپوں میں ۳۵ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام وزارتی مشن کے نام

پارلیمنٹ کے ممبروں کے ہاتھوں میں

وفات مسیح کے دعویٰ اور قبر مسیح کی تصویر سے انگلستان میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار

لنڈن ۲۰ اپریل۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن اور انچارج مشن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

"سائیکک نیوز" نامی لنڈن کے سپرچولسٹ ہفتہ وار اخبار نے جس کی اشاعت دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے ایسٹر کے موقعہ پر نہایت جلی حروف کے ساتھ درمیانی صفحات کے تین کالموں میں اس عنوان کے ماتحت کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ یہ حیران کن دعوے رکھتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے بلکہ زندہ وسلامت اتر کر ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ جہاں آپ نے کسی دوسرے نام کے ساتھ تبلیغی کام شروع کیا۔ قبر مسیح کی تصویر اور میری کتاب میں سے کچھ حالات درج کئے ہیں۔

گلنگھم کینٹ کے نیشنل سپرچولسٹ چرچ کی دعوت پر اسی موضوع پر میں نے تقریر کی۔ انہوں نے میری کتاب کے دو درجن نسخے طلب کئے

میں کچھ شامی اصحاب سے ملنے کے لئے مانچسٹر گیا۔ جہاں دو شامی خواتین نے احمدیت قبول کی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وزارتی مشن اور ہندوستانی لیڈروں کے لئے جو پیغام رقم فرمایا ہے۔ اسے پارلیمنٹ کے ممبروں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

امریکہ میں ایک اور احمدی مجاہد کی آمد پر اظہار مسرت

امریکہ کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندوں کی طرف سے خیر مقدم

شکاگو ۱۷ اپریل۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۶ اپریل کو شکاگو کی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کیمپ سپاس۔ گیری۔ برگ۔ سینٹ لوئی۔ انڈیانا پولس۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن۔ واشنگٹن برگ کے نمائندوں نے جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کا نہایت مخلصانہ طریق پر خیر مقدم کیا۔ اور امریکہ میں تبلیغ احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی ٭